

یسوع کی شفقت
نمبر 3438

ایک خطبہ

جو جمعرات، 24 دسمبر 1914 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ اسپرژن کی معرفت
میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں بیان ہوا

”وہ ترس سے بھر گیا۔“
متی 36:9

یہ بات بار بار ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حق میں نئے عہدنامہ میں کہی گئی ہے۔ اصل لفظ نہایت عجیب ہے۔ یہ کلاسیکی یونانی میں ہرگز نہیں پایا جاتا۔ نہ ہی یہ ستر ترجمہ میں پایا جاتا ہے۔ دراصل یہ لفظ خود مبشرین نے وضع کیا، کیونکہ انہوں نے ساری یونانی زبان میں کوئی ایسا لفظ نہ پایا جو ان کی مراد کو پورا کرتا، پس انہیں نیا لفظ بنانا پڑا۔

یہ گہرے ترین جذبہ کی ترجمانی کرتا ہے، یعنی باطن کی گہرائیوں کا تڑپ اٹھنا۔ دل کی نہایت اندرونی فطرت کا ترس سے لرز میری اندرونی آنتیں۔ **“Ex intimis visceribus misericordia commoveor”** :جانا۔ جیسا کہ لغات بیان کرتی ہیں بھی ترس سے متحرک ہو گئیں۔ میرا گمان ہے کہ جب ہمارے نجات دہندہ نے کچھ نظاروں پر نگاہ کی، تو انہیں غور سے دیکھنے والوں نے محسوس کیا کہ ان کی اندرونی بے چینی نہایت شدید تھی، ان کے جذبات نہایت گہرے تھے، اور پھر ان کے چہرے سے وہ عیاں ہو گیا، ان کی آنکھیں چشموں کی مانند اشکوں سے ابل پڑیں، اور تم نے دیکھا کہ ان کا عظیم دل اس رنج پر جس پر ان کی نظر ٹکی تھی ترس سے پھٹنے کو ہے۔ وہ ترس سے بھر گیا۔ ان کی ساری ہستی دکھ اٹھانے والوں کی ہمدردی میں جنبش کرنے لگی۔

اب اگرچہ یہ لفظ مبشرین نے بھی بار بار استعمال نہیں کیا، تو بھی یہ ہمارے نجات دہندہ کی ساری زندگی کا ایک اشارہ سمجھا جا سکتا ہے، اور میرا ارادہ ہے کہ میں اسے اسی طرح ان پر منطبق کروں۔ اگر تم مسیح کی پوری سیرت کو ہمارے ساتھ نسبت کے لحاظ سے ایک فقرہ میں سمیٹنا چاہو، تو یہ انہی الفاظ میں آ جائے گا: ”وہ ترس سے بھر گیا۔“ اسی نکتہ پر ہم اب زور دینے کی کوشش کریں گے، اور خدا کرے کہ اس سے کوئی نیک عملی نتیجہ برآمد ہو۔

سب سے پہلے، میں تمہاری توجہ ہمارے نجات دہندہ کی زندگی کے عظیم واقعات کی طرف لے جاؤں گا؛ دوسرے، ان خاص مواقع کی طرف جن میں یہ عبارت مبشرین نے استعمال کی؛ تیسرے، اس پیش بینی کی طرف جو اس نے ہمارے واسطے فرمائی؛ اور چوتھے، اس ذاتی گواہی کی طرف جو انسان اپنی یادداشت سے دے سکتا ہے۔

—اؤ، ہم ایک سرسری نظر ڈالیں

I

،مسیح کی عظیم زندگی پر :

صرف ایک پرندے کی تیز پرواز کی مانند اس کی گواہی کو چھوٹے ہوئے، جو ابتدا ہی سے ظاہر ہوتی ہے۔

قبل اس کے کہ زمین کو بنیادوں پر قائم کیا جاتا، قبل اس کے کہ ابدی پہاڑوں کی بنیادیں ڈالی جاتیں، اور جب ابھی ستارے اپنی ضیاء پاشی کا آغاز نہ کر چکے تھے، خدا کو معلوم تھا کہ اس کی مخلوق، انسان، گناہ کرے گا، اور ساری نسل آدم اول میں، جو بنی نوع انسان کا عہد کا سر اور جملہ اولاد کا باپ تھا، اپنی پاکیزہ اصلی حالت سے گر پڑے گی۔ اور اس ایک انسان کی نافرمانی کے سبب سے اس کی نسل میں پیدا ہونے والا ہر جان گنہگار بنے گا۔

پس جب خالق نے جان لیا کہ اس کی مخلوق اس سے بغاوت کرے گی، تو اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس کی پامال شریعت کا انتقام لینا لازم ٹھہرے گا۔ لہذا یہ ابدی ارادہ ٹھہرا، اس سے قبل کہ زمانہ کی ندی اپنا بہاؤ شروع کرے یا قرون اپنی طویل داستانوں کا ذخیرہ جمع کریں، کہ ایک شفیع مقرر ہو، جو آ کر بنی آدم کا نیا سر بنے، دوسرا آدم ہو، عہدی رئیس ہو، جو اس پہلی بغاوت کا

رخ موڑے اور اُس نقصان کی تلافی کرے، اور آدمیوں کے لیے ضامن ہو، اُن پر خُدا کی محبت جو تجلی کرے اُس کے گناہ اُسی پر لادے جائیں، اور وہ انہیں ابدی نجات بخشے۔

کسی فرشتہ کی یہ مجال نہ تھی کہ اُن الہی مشورتوں اور مقاصد میں دست اندازی کرے یا اُس نئے عہد کے لیے خود کو ضامن اور کفیل ٹھہرائے۔ تو بھی ایک ہستی تھی۔ اور وہ خُداوند ہی تھا۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا، ”خُدا کے سب فرشتے اُسے سجدہ کریں،“ بیٹا، باپ کا محبوب، جس کے لیے کلام میں لکھا ہے، ”جب اُس نے آسمانوں کو تیار کیا تو وہاں تھا، جب اُس نے گہراؤں کے چہرے پر دائرہ باندھا، جب اُس نے افلاک کو اوپر قائم کیا، جب اُس نے گہرے چشموں کو زور بخشا،“ تب ”اُس کے پاس پرورش پانے والی تھی، اور میں ہر روز اُس کی مسرت تھی، اُس کے حضور سدا خوشی کرتی تھی، زمین کے آباد حصوں میں شادمانی کرتی تھی، اور میری مسرت بنی آدم میں تھی۔“

وہی ہے جس کے بارے میں رسول یوحنا نے گواہی دی کہ ”کلام خدا تھا اور ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔“ کیا وہ اُس وقت ترس سے نہ بھر گیا تھا جب اُس نے ہمارے واسطے اپنے باپ کے ساتھ عہد باندھا، یعنی اپنے برگزیدوں کی خاطر ایسا عہد جس میں وہ دُکھ اٹھانے والا ہو اور وہ نفع پانے والے؟ جس میں وہ رسوائی اٹھائے تاکہ انہیں اپنی ہی جلال میں شریک کرے؟ ہاں، درحقیقت وہ اُس وقت بھی ترس سے بھر گیا تھا، کیونکہ اُس کی مسرت اُس وقت بھی بنی آدم کے ساتھ تھی۔

اور اُس کی یہ شفقت کسی ناگہانی افتاد کو دیکھ کر عارضی جذبہ نہ تھی کہ جب بغاوت نے زور پکڑا اور ہلاکت آشکار ہوئی تو معدوم ہو جائے۔ یہ کوئی گذر جانے والی رقت نہ تھی۔ اُس نے ہمیشہ بنی آدم پر رحم کیا۔ اُس نے انسان کے زوال کو دیکھا، اُس نے اُس مودی سانپ کا مہلک ڈسنا نشان زد کیا، اُس نے اُس کے نشان کو دیکھا کہ کس طرح سانپ کا بلغم عدن کی خوبصورت گھاٹیوں پر پھیل گیا، اُس نے دیکھا کہ انسان اپنی شرارت میں کس طرح آگے بڑھتا گیا، نسل در نسل گناہ پر گناہ بڑھاتا گیا، تاریخ کے ہر ورق کو آلودہ کرتا گیا، یہاں تک کہ خُدا کی برداشت انتہا کو پہنچی۔ اور پھر، جیسا کہ صحیفے کے دفتر میں لکھا تھا کہ اُسے آنا چاہیے، یسوع مسیح آپ اس زخم خوردہ جہان میں آ گیا۔

کیونکر آیا؟ اے فرشتو، تعجب کرو کہ تم اُس کے گواہ تھے، اور اے آدم زادو، کہ تم نے اُسے دیکھا! لا متناہی نے طفلی کی صورت میں زمین پر قدم رکھا۔ وہ جو آسمانوں کو ناپتا ہے اور سمندر کو اپنی ہتھیلی میں تھامتا ہے، اُس نے ایک عورت کی چھاتی پر آرام کرنے کی خاکساری کی۔ ابدی بادشاہ ایک چھوٹا بچہ بن گیا! بیت لحم گواہی دے کہ اُس نے ترس کھایا۔ نجات کی کوئی سبیل نہ تھی سوا اس کے کہ وہ خود نیچے اترے۔ زمین کو آسمان تک بلند کرنے کے لیے اُسے آسمان کو زمین تک لانا پڑا۔ پس اُس تجسم میں اُس نے شفقت کی، کیونکہ اُس نے ہماری کمزوریاں اپنے اوپر لے لیں اور ہماری مانند بن گیا۔ یہ ہے نظیر رحم اِتھا

پھر جب وہ اس جہان میں ٹھہرا، انسانوں میں انسان بن کر، اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، ایسا جلال جو باپ کے اکلوتے بیٹے کا ہے، فضل اور سچائی سے معمور، تو وہ برابر ترس سے بھرپور رہا، کیونکہ اُس نے نوع انسان کے سب غم اپنے دل میں محسوس کیے۔ اُس نے ہماری بیماریوں کو اٹھایا اور ہماری مشقتوں کو برداشت کیا۔ وہ حقیقی بھائی ثابت ہوا، انسانی دل کی جلد محسوس کرنے والی حسوں کے ساتھ ایک آنسو نے اُس کی آنکھ میں آنسو بھر دیا، ایک فریاد نے اُسے رکوا دیا کہ دریافت کرے کہ وہ کس مدد سے اُسے تسلی دے۔ اُس کی جان اتنی فیاض تھی کہ اُس نے اپنا سب کچھ اُن ضرورت مندوں کی مدد کے لیے نثار کر دیا۔

لومڑی کو بھٹ ہوتا تھا، پرندے کو گھونسل، لیکن اُسے کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ حتیٰ کہ اپنے کپڑوں سے بھی محروم، وہ صلیب پر مصلوب ہوا کہ مرے۔ موت میں کبھی کوئی اتنا محتاج نہ ہوا جتنا وہ، نہ کوئی دوست پاس، نہ کوئی مقبرہ، سوائے اُس کے جو ادھار میں ملا۔ اُس نے زندگی کی سب آسائشیں چھوڑ دیں، اُس نے اپنی جان دے دی، بلکہ اپنی ہستی نثار کی، تاکہ ثابت کرے کہ وہ ترس سے بھر گیا تھا۔

سب سے بڑھ کر اُس کی ترس کا جلوہ اُس کی بولناک موت میں نظر آیا۔ میں بار بار یہ قصہ بیان کر چکا ہوں، لیکن یہ ہونٹ گونگے ہو جائیں گے قبل اس کے کہ وہ اُس پرانی، پرانی خوشخبری کا اعادہ کرنا چھوڑیں۔ خُدا کو گناہ کا بدلہ دینا ہی تھا، ورنہ وہ کائنات کی حکمرانی سے دستبردار ہوتا۔ وہ بدی کو بے سزا نہیں چھوڑ سکتا تھا کہ اپنی حکومت کی طہارت کو مشتبہ کر دے۔ شریعت کو عزت دینی ہی تھی، عدل کی توثیق ہونی ہی تھی، راستی کو برقرار رہنا ہی تھا، گناہ کو دکھ کے ذریعہ کفارہ دینا ہی تھا۔

پھر کون اُس پاداش کو جھیلے یا اُس تلافی کو پورا کرے؟ کیا یہ خوفناک سزا سب انسانوں پر آ پڑے؟ عدل کی تسلی تک انتقام کہاں تک پہنچے؟ کس طور تلوار تخت کو تعظیم دے؟ کیا خُدا کے برگزیدے اپنی بدکاری کے سبب سزا پائیں؟ نہیں، یسوع ترس سے بھر گیا۔ وہ بیچ میں آ کھڑا ہوا۔ اُس نے اپنے اوپر وہ کوڑا اٹھایا جو بلند کیا گیا تھا، اُس کے شانے لہو لہان ہو گئے، اُس نے اپنی چھاتی اُس تیز دھار تلوار کے لیے بے پردہ کی، اور وہ گڈریے کو لگا کہ بھیڑیں بچ جائیں۔ ”اُس نے دیکھا کہ کوئی آدمی نہ

تھا، اور اُس نے تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں؛ اس لیے اُس کے بازو نے نجات بخشی۔ ”اُس نے اکیلا ہی کولہو کو ”روند ڈالا اور“ اُس نے برداشت کیا کہ ہم ہرگز نہ برداشت کریں، اپنے باپ کا راستباز غضب۔

کیا تم سے پوچھا جائے کہ بے گناہ انسان کا مجرموں کی صلیب پر مصلوب ہونا کیا معنی رکھتا ہے، تو تم یوں جواب دینا، ”وہ“

”ترس سے بھر گیا تھا۔“

”اُس نے اوروں کو بجایا؛ اپنے آپ کو نہ بچا سکا۔“

وہ اس قدر ترس سے معمور تھا کہ گویا وہ شفقت اُسے کھا گئی۔ اُس نے کچھ بھی اُس عام آتش زدگی سے نہ بچایا، وہ محبت میں بالکل فنا ہو گیا، اور بنی آدم کے لیے اپنی شدید محبت کی آگ میں جان دے دی۔

اور جب وہ مر چکا اور کچھ مدت قبر میں سویا، تو پھر زندہ ہو کر جی اُٹھا۔ وہ اپنے جلال میں چلا گیا، وہ باپ کی دہنی طرف ”زندہ ہے، لیکن یہ بات آج بھی اُس کے حق میں اُنتی ہی سچی ہے کہ“ وہ ترس سے بھر گیا ہے۔

کیا کوئی ثبوت درکار ہے؟ ایمان کو پردہ کے پار جانے دے، اور تمہاری روحیں ایک لمحہ کے لیے اُس شیشے کے سمندر پر کھڑی ہوں جو آگ سے ملا ہوا ہے، جہاں وہ بربط نواز کھڑے اپنی نہ ختم ہونے والی سرود خوانی کو ہم آہنگ کرتے ہیں۔ وہاں آسمان کے بیچوں بیچ تم کیا دیکھتے ہو؟ وہی ایک ہستی جو اس برہ کی مانند دکھائی دیتی ہے جو گویا ذبح کیا گیا ہو، اور اب بھی اپنی کہانت کا لباس پہنے ہوئے ہو۔

آسمان میں اُس کا مشغلہ کیا ہے؟ اُسے اب کوئی خون کا قربان پیش کرنا باقی نہیں، کیونکہ اُس نے اُن سب کو کامل کر دیا جو مخصوص کیے گئے تھے۔ وہ خدمت پوری ہو چکی۔ لیکن وہ اب کیا کر رہا ہے؟ وہ اپنی اُمت کے لیے شفاعت کر رہا ہے، وہ اُن کا دائمی وکیل ہے، اُن کا ہمیشہ کا سفارشی ہے، وہ کبھی چین نہیں لیتا جب تک وہ اُنہیں اُن کے آرام میں داخل نہ کر دے، وہ اُن کی خاطر کبھی خاموش نہیں ہوتا، بلکہ اپنے لہو کی شرافت کی التجا کرتا ہے، اور یوں کرتا رہے گا جب تک کہ وہ سب جنہیں باپ نے اُسے دیا اُس کے پاس اُس کی حضوری میں نہ پہنچ جائیں۔

—کتنی سچائی سے ہمارا حمدیہ گیت اس حال کو بیان کرتا ہے

،اب بھی وہ عالی مقام پر سلطنت کرتا ہے“

پر اُس کی محبت ویسی ہی عظیم ہے؛

،وہ کلوری کو بخوبی یاد رکھتا ہے

”اور اپنے مقدسوں کو کبھی نہ بھولے گا۔“

اُس کا نرم دل اپنی عزیز اُمت کے سب غموں پر ترس کھاتا ہے۔ اُن کے پاس کوئی دکھ نہیں جسے اُس سر نہ محسوس کرے، وہ سب اعضا کی خاطر اُسے اپنے دل میں جانتا ہے۔ آج بھی وہ اُن کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دیکھتا ہے، پر غصہ سے نہیں، ”صبر کے نقصان سے نہیں، بلکہ نرمی اور ہمدردی سے،“ وہ ترس سے بھر گیا ہے۔

—اب جبکہ ہم نے یسوع مسیح کی زندگی کا یہ مختصر نقشہ کھینچ دیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم متوجہ ہو

II

اُن مقامات کی طرف جہاں مبشرین نے گواہی دی کہ وہ ترس سے بھر گیا۔ :

تم متی کی انجیل 31:20 میں ایک مثال پاؤ گے

دو اندھے کے کنارے بیٹھے بھیک مانگ رہے تھے۔ اور جب اُنہوں نے سنا کہ یسوع وہاں سے گزرتا ہے، تو پکارنے لگے، ”اے خداوند، داؤد کے بیٹے، ہم پر رحم کر۔“

یسوع وہیں ٹھہر گیا، اُنہیں بلایا، اُن سے سوال کیا، اور وہ گویا اس بات کا پورا یقین رکھتے تھے کہ وہ اُن کی بینائی بحال کر سکتا اور کرے گا۔ پس یسوع اُن پر ترس کھا گیا، اُن کی آنکھوں کو چھوا، اور فوراً اُن کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

ہاں، اور کیسی نصیحت ہے یہ اُن سب کے لیے جو یہاں موجود ہیں اور جن کے دل میں ایسا ہی یقین بسا ہے۔ کیا تُو ایمان رکھتا ہے کہ مسیح تجھے شفا دے سکتا ہے؟ کیا تُو مانتا ہے کہ وہ تجھے شفا دینے کو راضی ہے؟ تو میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ تیرے اور اُس کے درمیان ایک رابطے کا وسیلہ کھل گیا ہے، کیونکہ وہ تیرے حال پر ترس کھاتا ہے، اور میں پہلے ہی اُسے یہ حکم دیتے سنتا ہوں کہ تُو اُس کے پاس آ۔ وہ اب تجھے شفا دینے کو تیار ہے۔

اندھے انسان کی افسوس ناک حالت ہمیشہ کسی بھی رحم دل کے دل میں ہمدردی جگاتی ہے، پر ان دو مفلسوں کی طرف ایک نگاہ ڈالنے سے مجھے نہیں معلوم کہ اُن کی حالت میں کچھ غیر معمولی بات تھی یا نہیں۔ نجات دہندہ کا دل بھر آیا۔ اور جب اُس نے سنا کہ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اُنہیں بیٹا کر سکتا ہے، تو اُس نے گویا یہ جانا کہ اُن کے پاس اندر کی بینائی ہے، اور یہ افسوس سمجھا کہ اُن کے پاس بابر کی بینائی نہ ہو۔ پس اُس نے فوراً اپنی اُنگلیاں اُن کی آنکھوں پر رکھیں، اور اُنہیں دیکھنے کی قوت عطا ہوئی۔

اے جان، اگر تُو ایمان رکھتا ہے کہ مسیح تجھے بچا سکتا ہے، اور اگر اب تُو اُس پر بھروسہ کرے گا کہ وہ تجھے بچا لے، تو خوش ہو جا، تُو بچ گیا، تیرا یہی ایمان تجھے بچا چکا ہے۔ خود یہ حقیقت کہ تُو ایمان رکھتا ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے اور اُس پر تکیہ کرتا ہے، تیرے لیے اس بات کی شہادت ہے کہ تیرے گناہ معاف ہو گئے، کہ تُو نجات پا چکا۔ تیری کامل خلاصی میں اب کوئی رکاوٹ باقی نہیں۔ اپنے راہ پر جا اور اپنے خُداوند میں شادمان رہ۔ وہ تجھ پر ترس کھاتا ہے۔

اگلی مثال جسے میں پیش کرتا ہوں، وہ کوڑھی کی ہے، مرقس 1:41 میں۔ یہ مفلس شخص ایک نہایت ڈکھ دینے والی اور ناپاک ”بیماری میں مبتلا تھا، جب اُس نے یسوع سے کہا، ”اے خُداوند، اگر تُو چاہے تو مجھے پاک کر سکتا ہے۔“ اُسے مسیح کی قدرت پر پورا یقین تھا، مگر اُس کی رضا پر کچھ شک باقی تھا۔ ہمارے نجات دہندہ نے اُس پر نگاہ کی، اور اگرچہ وہ اُس کی رضا پر شبہ کرنے پر اُسے ملامت کر سکتا تھا، تو بھی اُس نے محض فرمایا، ”میں چاہتا ہوں، تُو پاک ہو جا،“ اور فوراً وہ اُس مکروہ وبا سے شفا پا گیا۔

اگر اس مجمع میں کوئی ہے جو گناہ سے نہایت آلودہ یا بدنام ہے، کیا تُو اپنی کوڑھ کی حالت کو جانتا ہے، اور کیا تُو کہتا ہے، ”میں مانتا ہوں کہ وہ مجھے بچا سکتا ہے اگر وہ چاہے؟“ کیا تیرے دل میں اُس کی رضا پر کچھ شبہ ہے؟ پھر بھی میں تجھ سے التماس کرتا ہوں کہ یہ دعا کر، ”اے خُداوند، میں مانتا ہوں، میں تیری قدرت پر ایمان رکھتا ہوں۔ تُو میری اُس بے اعتقادی میں مدد فرما جو تیری رضا پر شک کرتی ہے۔“

اور اگرچہ تیرا ایمان چھوٹا ہو، تو بھی وہ تجھے بجائے گا۔ یسوع، جو ترس سے معمور ہے، تیری بے اعتقادی پر بھی رحم کرے گا، اور جو ایمان ہے اُسے قبول کرے گا، اور جو بے اعتقادی ہے اُسے معاف کرے گا۔ یہ دوسری مثال ہے۔

تیسری مثال جو میں پیش کرتا ہوں وہ مرقس 19:5 سے ہے۔ یہ اُس آدمی کی بابت ہے جس میں ناپاک روح تھی۔ یسوع سے ایک ایسا دیوانہ ملا جس پر بدروح کا پورا قبضہ تھا، اور اُس کے اندر کا روح اُسے مجبور کرتا تھا کہ کہے، ”کیا تُو ہمیں وقت سے پہلے عذاب میں ڈالے گا؟“ اور شفا مانگنے کی بجائے وہ یسوع کے خلاف کھڑا رہا۔ مگر مسیح ترس سے بھر گیا، اور اُس نے بدروح کو حکم دیا کہ اُس بدحال انسان سے نکل جائے۔

اوہ! میں اس مثال پر بہت شادمان ہوں کہ اُس کا ترس سے بھر جانا کیسا ظاہر ہوا۔ میں اس پر کچھ زیادہ تعجب نہیں کرتا کہ وہ ایمان رکھنے والوں پر رحم کرتا ہے، نہ اس پر زیادہ حیرت کرتا ہوں کہ وہ کمزور ایمان پر بھی ترس کھاتا ہے، پر یہاں تو وہ حال تھا جس میں نہ ایمان تھا، نہ شفا کی آرزو، نہ اُس کی شفقت کو لبھانے والی کوئی بات۔ کیا یہاں مجمع میں کوئی ایسا حال نہیں؟ تُو نہیں جانتا کہ تُو اس عبادت میں کیوں آ بیٹھا۔ تُو اس جگہ اجنبی سا محسوس کرتا ہے۔ اگرچہ تیرا ماضی نہایت غمناک ہے، تو بھی تجھے تبدیلی کی کوئی چاہت نہیں۔ تُو اس خیال سے بھی کتراتا ہے۔

تو بھی لکھا ہے، ”جس پر میں رحم کرنا چاہوں گا اُس پر رحم کروں گا۔“ ہم نے اس گھر میں بار بار دیکھا ہے، اور امید ہے پھر دیکھیں گے کہ خُدا نے اپنی محبت کے زور سے نااہل جانوں پر دستگیری کی۔ وہ توبہ کے دکھ سے گرے، اُن کے دل نیا کیے گئے، اور گناہ سے نجات پائی۔ ترسوس کا شاول ہرگز نہ سوچتا تھا کہ کبھی مسیح کا رسول بنے گا، مگر خُداوند نے اُس کو روکا اور ایذا رساں کو مبلغ بنایا، تاکہ اُس ایمان کی منادی کرے جسے وہ پہلے مٹاتا تھا۔ خُدا کرے کہ آج رات وہ تجھ پر ترس کھائے۔

ہم اُس دعا کو بجا طور پر عرض کرتے ہیں، کیونکہ تیرا انجام کیا ہو گا اگر تُو اسی حالت میں مرے؟ تیری ابدی ہلاکت کیا ہو گی اگر تُو اس جہان سے گزر جائے اور جلد ہی تجھے گزرنا ہے اور مسیح کے لہو سے دھلا نہ گیا ہو اور تیری بدکاریاں معاف نہ ہوئیں ہوں؟ یسوع آنے والے جہان کے دہشتوں کو جانتا ہے۔ وہ دوزخ کی عذاب کی تصویر کھینچتا ہے۔ وہ تیرے خطرے کو دیکھتا ہے، وہ تجھے خبردار کرتا ہے، وہ تجھ پر ترس کھاتا ہے، وہ اپنے پیغامبر بھیجتا ہے کہ تجھے نصیحت کریں، وہ مجھ سے فرماتا ہے کہ میں سب سے بڑے گنہگار سے بھی کہوں، ”میرے پاس آ اور میں تجھے آرام دوں گا۔“ بس تُو میرے پاس واپس آ اور اپنی بدکرداری کو مان لے، اور میں تجھ پر رحم کروں گا، خُداوند فرماتا ہے۔ خُدا کرے کہ مسیح کی شفقت تیرے حال پر ظاہر ہو۔

جب میں نے یونانی ہم آہنگ لغت میں یہ ڈھونڈا کہ کہاں کہاں یہ لفظ بار بار آیا ہے، تو مجھے لوقا 13:7 میں ایک حوالہ ملا۔ یہ نائین کے دروازے کی بیوہ کی بابت ہے۔ اُس کا بیٹا جنازے پر اٹھایا جاتا تھا۔ اُس کا اکلوتا بیٹا۔ وہ مر چکا تھا، اور وہ بیچاری

اُجڑی ہوئی تھی۔ اُس بیوہ کا اکلوتا بیٹا اُس کے لیے اس کی بقا اور اُس کی بڑھاپے کی واحد تسلی تھا۔ وہ مر چکا اور جنازے پر لادا گیا تھا۔ اور جب یسوع نے اُس غمزدہ ماں کو دیکھا، تو وہ ترس سے بھر گیا، اور اُس کا بیٹا زندہ کر دیا۔

اوہ! کیا اس میں کوئی تسلی نہیں تم ماؤں کے لیے جو اپنے بیٹوں پر روتی ہو، تم جو بے دین بیٹوں یا بے توبہ بیٹیوں کے لیے گریہ کرتی ہو؟ خُداوند یسوع تمہارے آنسو دیکھتا ہے۔ تو کبھی اکیلی روتی ہے، اور جب تُو کلام سنتے ہوئے بیٹھی ہوتی ہے تو سوچتی ہے، ”کاش میرا اہلوم نیا ہو جائے، کاش میرا اسمعیل تیرے حضور جیتا رہے۔“

یسوع اس سب سے واقف ہے۔ وہ اپنی ماں پر ہمیشہ مہربان تھا، اور تُوچہ پر بھی مہربان رہے گا۔ اور تم جو اُن کے غم میں سوگوار ہو جو تم سے حال ہی میں جدا ہوئے ہیں، یسوع تم پر ترس کھاتا ہے۔ یسوع رویا، وہ تمہارے آنسوؤں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ وہ انہیں خشک کرے گا اور تسلی عطا کرے گا۔
”وہ ترس سے بھر گیا تھا۔“

اب بھی وہ مواقع جن میں مبشرین کی تحریروں میں یہ فقرہ سب سے زیادہ بولا گیا کہ ”وہ ترس سے بھر گیا“ اکثر وہی تھے جب لوگ جوق در جوق اُس کے پاس آتے تھے۔ جب بڑی بڑی جماعتیں اُس کے کلام کو سننے کو جمع ہوتیں، ہمارے خُداوند کا دل اُن پر ترس سے بھر جاتا۔ بعض اوقات وہ اس لیے اُن پر شفقت کرتا کہ وہ بھوکے اور نڈھال تھے، اور اپنی ہمدردی کی فراوانی سے اُس نے روٹیاں اور مچھلیاں بڑھا کر انہیں سیر کیا۔ اُسی وقت اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ سکھایا کہ محتاجوں کو کھانا بھلا کام ہے۔ وہ انہیں اس قدر روحانی مزاج کا نہ دیکھنا چاہتا تھا کہ غریبوں کے جسم اور جان کی ضروریات کو بھول جائیں، کہ انہیں کھانے پینے، رہنے اور پہننے کو چاہیے، اور مسیحی محبت کو صرف باتوں میں نہیں بلکہ عمل میں بھی ہونا چاہیے۔

ہمارے خُداوند پر ترس آیا، یہ بھی لکھا ہے، جب اُس نے اُس مجمع میں مریضوں کی کثرت دیکھی، کیونکہ انہوں نے اُس کے وعظ کی جگہ کو گویا ایک شفاخانہ بنا دیا تھا۔ جہاں کہیں وہ رکتا یا گزرتا، وہ بیماروں کو گلیوں میں لا بچھاتے، وہ نہ ٹھہر سکتا نہ چل سکتا بغیر اس تماشے کے کہ اُن کے بچھونے اُس کی ہمدردی کو چیر ڈالیں۔ اور اُس نے اُن کے ناتواں لوگوں کو شفا دی، گویا یہ دکھانے کو کہ مسیحی کے لیے بیماروں کی خدمت کرنا بھی برکت والا کام ہے۔ کہ جو راتوں کو بستر کے کنارے پہرہ دیتا ہے وہ بھی خُداوند کی خدمت کر رہا ہے اور اُس کی پیروی کر رہا ہے جیسے کوئی غیور معلم یا کوئی جوشیلہ مبشر انجیل۔

وہ سب وسیلے جو انسانی دُکھ درد کو کم کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں، مسیح کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں، اور انہیں اُسی کے نام پر اور نہایت درجہ کمال تک پہنچانے کے لیے بجا لانا چاہیے۔ مسیح ہی شفاخانے کا سرپرست ہے، وہی اُن سب مقامات کا صدر ہے جہاں آدمیوں کے جسموں کی دیکھ بھال ہوتی ہے۔

لیکن یہ بھی ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ بھیڑ پر اس لیے ترس کھاتا کہ وہ اُس ریوڑ کی مانند تھی جس کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ پس اُس نے انہیں تعلیم دی، جیسے ایک رہنما جو راستہ دکھانے کو آگے آگے چلتا ہے، اور اُن کی بہبودی کا خیال رکھا، جیسے چرواہا جو اُن کی جانوں کی حالت ہی نہیں بلکہ اُن کے جسموں کی صحت کو بھی عزیز جانتا ہے۔

یقیناً، اے بھائیو اور بہنو، اگر تم اُس سے محبت رکھتے ہو اور اُس کی مانند بننا چاہتے ہو، تو تم اس جماعت پر نظر ڈالے بغیر ترس سے نہیں رہ سکتے۔ تم لندن کی گلیوں میں نہیں نکل سکتے اور آدھ گھنٹہ اُن موزن ہجوموں کے بیچ کھڑے نہیں رہ سکتے بغیر اس خیال کے کہ ”یہ جانیں کہاں جا رہی ہیں؟ یہ کس راہ پر چل رہی ہیں؟ کیا یہ سب آسمان میں اکٹھے ہوں گے؟“ کیا تم لندن میں رہتے ہو، اس عظیم شہر میں آتے جاتے ہو، اور تمہیں کبھی دل کی تکلیف نہیں ہوتی، کبھی تمہاری روح ہمدردی میں پھٹے کو نہیں ہوتی؟ پھر افسوس تم پر! اپنے دل سے پوچھو کیا تمہارے اندر مسیح کی روح بھی ہے؟

اگر اس جماعت میں ہم سب اُس ترس سے بھرے ہوئے جیسے ہمیں ہونا چاہیے، تو مجھے یہ شکوہ کبھی نہ کرنا پڑتا جیسا بعض اوقات کرنا پڑتا ہے کہ کچھ لوگ یہاں آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور کوئی نہیں جو اُن سے بات کرے، اُن کی دلداری کرے، اُن کی تنہائی میں اُن سے کلام کرے۔ وہ دیہات سے آتے ہیں، عبادت میں شریک ہوتے ہیں، اور کوئی نہیں جو اُن سے ایک حرف کہے۔ میں اس حال پر رنجیدہ ہوں۔ تم میں سے اکثر پہلے جانوں کی تاک میں رہتے تھے۔ تم بڑے محتاط ہوتے تھے کہ جنہیں بار بار دیکھتے، اُن سے ضرور بات کرتے۔ میں تم سے منت کرتا ہوں کہ اس بات کی اصلاح کرو۔ اگر تمہارے اندر ذرا سا بھی رحم ہے، تو تمہیں بھلائی کرنے کے موقعوں کی تلاش رہنی چاہیے۔ اوہ! کبھی کسی زخمی جان کو اس لیے نہ مرجھانے دو کہ مرہم نہ ملا۔ تم اُس مرہم کو جانتے ہو، وہ تمہیں خود شفا دے چکا ہے۔ جہاں کہیں خُدا کے تیروں نے کسی جان کو گھائل کیا ہو، وہ مرہم لگاؤ۔

بس کافی ہے، مجھے یہ مضمون یہاں چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے تمہیں ہر وہ مثال سنا دی جہاں لکھا ہے کہ یسوع ترس سے بھر گیا۔

—اب مختصر طور پر میں ذکر کروں گا

اُس کی شفقت کی بعض پیش بینیوں کا :

خُداوند ہم سے رخصت ہو چکا ہے، لیکن چونکہ اُسے معلوم تھا کہ اُس کے چلے جانے کے بعد کیا ہونے والا ہے، سو اُس نے مبارک پیش بینی کے ساتھ ہماری ضروریات کا سامان مہیا کر دیا۔

وہ خوب جانتا تھا کہ ہم کبھی محض روایت کے ذریعے حق کو پاک اور غیر ملوث نہ رکھ سکیں گے۔ یہ تو وہ ندی ہے جو ہمیشہ گدلا کرتی ہے اور سب کچھ آلودہ کر دیتی ہے۔ پس اُس نے اپنی شفقت کی نرمی سے ہمیں اپنی ہی کتاب میں مضبوط گواہی، غیر متبدل سچائی عطا کی، کیونکہ وہ ترس سے بھر گیا۔

اُسے معلوم تھا کہ کابن انجیل کی منادی نہ کریں گے۔ اُسے خبر تھی کہ کوئی بشر کا طبقہ نسل در نسل سالم تعلیم کو مضبوطی سے تھام نہ رکھ سکے گا۔ وہ جانتا تھا کہ کرایے کے چرواہے ہوں گے جو ضمیر کی سچائی پر چلنے سے اس لیے ڈریں گے کہ کہیں روزی نہ چھن جائے، اور ایسے بھی ہوں گے جو لوگوں کے کانوں کو گدگدائے اور اُن کی خود پسندی کو سہلانے کو ترجیح دیں گے بجائے اس کے کہ پورا مشورہ خُدا صاف صاف سنا دیں۔ پس اُس نے یہ کتاب ہمارے ہاتھ میں دے دی، تاکہ اگر تم کسی ایسے مقام پر رہو جہاں کوئی مبشر نہ ہو، تمہارے پاس یہ قدیم کتاب موجود رہے۔ وہ تم پر ترس کھاتا ہے۔ جہاں آدمی نہ پہنچ سکے، وہاں یہ کتاب پہنچ جاتی ہے؛ جہاں کوئی آواز نہ سنائی دے، وہاں یہ مبارک کتاب کی نرم اور صاف آواز دل تک رسائی پاتی ہے۔

چونکہ وہ جانتا تھا کہ لوگوں کو یہ مقدس تعلیم درکار ہے اور کسی اور ذریعے سے نہ ملے گی، اُس نے ہم سب پر ترس کھایا اور یہ مقدس، خُدا کے دم سے الہام یافتہ کتاب عنایت کی۔

پھر، چونکہ اُسے معلوم تھا کہ بعض لوگ کتاب کو نہ پڑھیں گے اور بعض پڑھ کر بھی نہ سمجھیں گے، اُس نے اپنے خادموں کو بھیجا تاکہ وہ مبشر کا کام کریں۔ وہ ایسے آدمیوں کو اُٹھاتا ہے جو خود عظیم گناہ سے بچائے گئے، جو فضلِ فدیہ کے غنیمتی نمونے ہیں، اور جو اُن انسانوں سے ہمدردی رکھتے ہیں جو گناہ میں غرق ہیں اور اپنی ہلاکت سے بے پرواہ۔

اُن خادموں کو خُداوند اپنی سچائی کی منادی کی قدرت دیتا ہے—کچھ کو زیادہ، کچھ کو کم—پھر بھی شکر خُدا کا، اس مبارک سلطنت میں اور دیگر برگزیدہ ملکوں میں ہر جگہ ایسے لوگ ہیں جو، کیونکہ گناہگار آپ سے مسیح کے پاس نہ آئیں گے، اُن کے پیچھے جاتے اور انہیں سمجھاتے، اُن کی منت سماجت کرتے اور اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ ایمان لا کر خُداوند کی طرف رجوع ہوں۔ یہ سب مسیح کی نرمی اور شفقت سے ہے۔ وہ ترس سے بھر گیا، اور اُس نے اپنے خادموں کو گناہگاروں کو توبہ کی طرف بلانے کو بھیجا۔

مگر چونکہ خادم، خواہ جتنی کوشش کرے، خود اپنی طاقت سے جانوں کو مسیح کے پاس نہ لا سکتا تھا، اِس لیے خُداوند یسوع نے، ترس سے بھر کر، اپنی رُوح کو بھیجا۔ رُوح القدس یہاں ہے۔ ہمیں یہ نہیں کہنا کہ "اے پاک رُوح، آسمانی کیوٹر!" وہ یہاں موجود ہے۔ وہ اپنی کلیسیا میں سکونت کرتا اور جماعت پر حرکت کرتا ہے، اور دلوں کو چھوتا اور انہیں خفیہ قوت سے مسیح پر ایمان لانے کو مائل کرتا ہے۔ اوہ! کیسی عظیم رحمت ہے کہ جب کوئی شہنشاہ دعوت کا خوان بچھاتا اور بُلاتا ہے، تو ہم یہی توقع رکھتے ہیں۔ مگر اگر وہ نوکر بھیج کر کہتا، "جا کر انہیں ایک ایک کر کے لے آؤ"، تو یہ اور بڑی عنایت ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ خود چل کر آتا اور پاک جبر سے انہیں اندر لے آتا—اوہ! یہ تو اُس کی شفقت سے کہیں بڑھ کر ہے جو ہم گمان کر سکتے تھے۔ لیکن وہ ترس سے بھر گیا، اور یہی کرتا ہے۔

علاوہ بریں، اے بھائیو، خُداوند یسوع جانتا تھا کہ جب ہم گناہ کے لعنتی اختیار سے بچا لیے جائیں گے، تب بھی ہمیشہ ضرورتوں سے بھرے رہیں گے۔ پس وہ ترس سے بھر گیا، اور اُس نے فضل کے تخت، یعنی رحمت کی کرسی کو قائم کیا، جہاں ہم ہر وقت آ سکیں اور ضرورت کے وقت مدد پائیں۔ اُس کے رُوح کی مدد سے ہم جو درخواست چاہیں لا سکتے ہیں اور وہ سنی جائے گی۔ اور چونکہ وہ جانتا تھا کہ ہم جیسا چاہیے دعا نہ کر سکیں گے، اُس نے ترس کھا کر رُوح القدس کو بھیجا کہ ہماری کمزوریوں میں مدد کرے اور دعا مانگنا سکھائے۔

اب میں نہیں جانتا، اے میرے مسیحی بھائی، تم میں یا مجھ میں کون سی کمزوری ایسی ہے جس پر مسیح یسوع نے ترس نہ کھایا ہو اور اُس کا سامان نہ کیا ہو۔ اُس نے کوئی ایسا نکتہ کمزوری چھوڑا نہیں جس کے لیے ہمیں یہ کہنا پڑے کہ "یہاں میں ضرور بار جاؤں گا، کیونکہ وہ یہاں میری مدد نہ کرے گا"۔ بلکہ اُس نے ہمیں بار بار سر سے پاؤں تک دیکھا اور کہا، "یہاں تم کمزور پڑو گے، میں اس کی تیاری کر دوں گا۔ وہاں تم میں ناتوانی ہو گی، میں اُس کا بھی بندوبست کر دوں گا۔"

اور اوہ! کیسی اُس کی وعدے ہر حال میں پورے ہوتے ہیں! کیا تم کبھی کسی تنگ گوشے میں آئے ہو کہ اُس گوشے میں بھی ایک وعدہ نہ پایا ہو؟ کیا کبھی تمہیں کسی دریا سے گزرنا پڑا اور اُس دریا میں اُس کا یہ وعدہ نہ ملا کہ "میں تیرے ساتھ ہوں گا"؟ کیا کبھی بیماری کے بستر پر پڑے کہ یہ وعدہ نہ ملا ہو: "میں تیرے بستر کو تیری بیماری میں ہموار کروں گا"؟ وبا کی زد میں بھی کیا تم نے یہ وعدہ نہ پایا کہ "وہ تجھے اپنے پروں سے چھپائے گا اور تُو اُس کے بازوؤں تلے پناہ لے گا"؟ خُداوند کی عظیم شفقت نے اپنے سب خادموں کی سب ضرورتوں کو آخر تک پورا کیا ہے۔

اگر ہمارے بچوں کو کبھی اتنی ہی برداشت درکار ہو جتنی مسیح کو ہماری طرف دکھانی پڑتی ہے، تو میں یقین سے کہتا ہوں ہم میں سے کوئی بھی گھر سنبھال نہ سکے۔ اُن میں کمزوریاں ہیں، اور وہ ہمیں اکثر رنجیدہ اور اُزدہ کرتے ہیں، لیکن اوہ! ہمیں اپنے بچوں کی کمزوریوں پر بہت شفقت ہونی چاہیے۔ ہاں، اور اپنے بھائیوں بہنوں اور ہمسایوں پر بھی۔ کیونکہ خُداوند نے ہم پر کیسی عظیم شفقت کی ہے! میرا یقین ہے کہ خُدا کے سوا کوئی اور ایسی ضدی اولاد پر صبر نہ کر سکتا جیسی ہم خود ہیں۔ وہ ہماری خطاؤں کو جانتا ہے، جب ہم اُنہیں نہ جانتے ہوں، اور وہ اُنہیں ہم سے کہیں بڑھ کر پہچانتا ہے، پھر بھی وہ غصے سے ہمیں نہ مارتا۔ وہ ہمیں کاٹ کر الگ نہیں کرتا، بلکہ اپنی رحمتوں کی فراوانی ہم پر دکھاتا رہتا ہے۔

اوہ! کیسا نگہبان اور محافظ نجات دہندہ ہے خُداوند یسوع مسیح، اور ہمیں کیسا اُس کے نام کو ہر وقت برکت دینا چاہیے، اور کیسی اُس کی حمد ہر دم ہمارے منہ میں ہونی چاہیے!

ایک بات اور میرے دل میں آئی ہے جو میں ضرور بیان کروں گا: اُسے علم تھا کہ ہم بہت بھولنے والے ہوں گے، اور اُس نے ہماری اس فراموشی پر بھی ترس کھا کر وہ مبارک عشاء مقدس مقرر کی، تاکہ ہم اُس کی یاد میں روٹی توڑیں اور مے انڈیلیں۔ یقیناً یہ بھی اُس کی شفقت کی ایک اور دلیل ہے کہ اُس نے ہماری کمزوریوں پر غضب نہ کیا، بلکہ ترس کھایا۔

—اور اب مجھے اختتام کرنا ہے
IV

مسیح کی شفقت کی ذاتی یادداشتیں:

میں محض اپنی ہی تجربے کی یاد دلانا چاہتا ہوں تاکہ، اے میرے بھائیو اور بہنو، تمہارے پاک دلوں کو یاد دہانی کے ذریعہ جگا دوں۔

مجھے خوب یاد ہے جب میں گناہ کی سزا کی حالت میں تھا، اور خُدا کی چھڑی کے نیچے شدید دکھ اُٹھا رہا تھا، اُس وقت جب میرا دل سب سے زیادہ بوجھل اور افسردہ تھا، کبھی کبھی میری رُوح پر اُمید کی ہلکی سی جھلک آ جایا کرتی تھی۔ میں جانتا ہوں اُس حالت کو جب انسان کہتا ہے، "میری جان گلا گھٹتے کو زندگی پر ترجیح دیتی ہے۔" پھر بھی جب میں سب سے زیادہ مایوس اور ہلاکت کے قریب تھا، اگرچہ میں پوری طرح مسیح کو پکڑ نہ سکا، تب بھی کبھی کبھی وعدہ کی ایک چمک مجھے چھو جاتی تھی، یہاں تک کہ مجھے ادھی سی اُمید ہو جاتی کہ شاید آخرکار میں خُدا کا قیدی ٹھہروں اور وہ مجھے ربائی بخشے۔

مجھے خوب یاد ہے جب میرے گناہ مجھے شہد کی مکھیوں کی طرح گھیرے ہوئے تھے، اور میں سمجھتا تھا کہ اب میرا خاتمہ ہو جائے گا اور میں اُن سے فنا ہو جاؤں گا، اُسی لمحے یسوع نے اپنا جلوہ مجھ پر آشکار کیا۔ اگر اُس نے تھوڑی دیر اور انتظار کیا ہوتا تو میں ناامیدی سے مر جاتا، مگر یہ اُس کی مرضی نہ تھی۔ محبت کے تیز پروں پر وہ آیا اور اپنے عزیز زخمی وجود کو میرے دل پر ظاہر کیا۔ میں نے اُس پر نگاہ کی اور منور ہو گیا، اور میری سلامتی ندی کی طرح بہنے لگی۔ میں اُس میں خوش ہوا۔

ہاں، وہ ترس سے بھر گیا۔ اُس نے نہ چاہا کہ سزا کا دکھ حد سے زیادہ سخت ہو، اور نہ یہ چاہا کہ وہ اتنا طویل ہو جائے کہ انسان کی رُوح اُس کے حضور مضحمل ہو جائے۔ اُس کی عادت نہیں کہ اندھی میں جھولتی پتی کو توڑ ڈالے۔ "وہ ڈھواں دیتی پتی کو بچھنے نہ دے گا۔"

اور ہاں، مجھے یاد ہے جب میں نے پہلی بار اُس کو دیکھا اور اُس سے محبت شروع کی، تب بھی بہت سی تلخ اور کڑی مصیبتیں، تاریک اور بھاری آزمائشیں آئیں، مگر میں نے ہمیشہ یہ نوٹ کیا کہ وہ کبھی اتنی شدید نہ ہوئیں جو میرے برداشت سے باہر ہوں۔

جب سب دروازے بند معلوم ہوتے تھے، تب بھی آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ موجود رہتی تھی۔ اور میں نے پھر یہ دیکھا کہ جب کبھی رُوح کی گہرائی میں اداسی چھا گئی اور بولناک مایوسی نے مجھے روند ڈالا، تو آخر لمحے کچھ محبت اور اُمید کی کرنیں ضرور ملتی تھیں، کیونکہ وہ ترس سے بھر گیا۔ اگر اُس نے اپنا چہرہ چھپایا بھی، تو بس اُس وقت تک کہ میرا دل اُس کے لیے ٹوٹ جائے، پھر اُس نے اپنے چہرے کا نور پھر سے دکھایا۔ اگر اُس نے چھڑی سے مجھے مارا بھی، تو جب میری جان اُس

کی تنبیہ میں کراہ اُٹھی، وہ یہ برداشت نہ کر سکا، بلکہ اُس نے چھڑی واپس رکھی اور کہا، "میرے بچے، میں تجھے تسلی دوں گا۔"

اوہ! کیسی تسلیاں وہ بیماری کے بستر پر دیتا ہے! اوہ! مسیح کی کیسی دلجوئیاں جب تم بہت پست ہو۔ اگر خُدا کے کلام میں کوئی نعمت لذیذ ہے تو اُسی وقت وہ تمہیں ملتی ہے۔ اگر اُس کے دل میں کوئی گہری شفقت ہے تو اُسی وقت اُس کی گونج تم سنتے ہو۔ جب تم سب سے زیادہ غمگین ہوتے ہو، مسیح اُسی وقت اپنی شیرین حضوری سے مدد کرتا ہے، کیونکہ وہ ترس سے بھر گیا۔

میں نے باربا یہ دیکھا ہے—اور یہ اُس کی تعریف میں کہتا ہوں—اگرچہ یہ میری کمزوری کو ظاہر کرتا ہے، مگر اُس کی شفقت کو بھی ثابت کرتا ہے، کہ جب کبھی میں انجیل کی منادی کے بعد اپنی نالائقی سے اتنا شرمندہ ہوتا کہ رات بھر سو نہ سکتا کہ جیسا چاہا ویسا نہ کہہ سکا، میں نے کئی وعظوں پر بیٹھ کر اتنا گریہ کیا جیسے میں نے موقع کھو دیا ہو۔ نہ ایک بار نہ دو بار، بلکہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ دنوں بعد کوئی میرے پاس آیا اور کہا، "اسی وعظ میں جس کی میں شکایت کر رہا تھا، اُس نے خُداوند کو پا لیا۔"

جلال یسوع کو ہو، یہ اُس کی نرمی تھی جس نے یہ کیا۔ اُس نے نہ چاہا کہ اُس کا خادم اپنی کمزوری کے احساس سے حد سے زیادہ جھک جائے، اس لیے اُس نے اُس پر ترس کھایا اور اُسے تسلی بخشی۔ کیا تم میں سے کچھ نے یہ نہ دیکھا کہ جب تم نے اپنی پوری کوشش کی اور کسی نے تم پر طنز کیا یا ایسی تلخی سنائی کہ تم آدھے دل سے کام چھوڑنے کو تیار ہو گئے، اُسی وقت خُداوند نے تمہیں غیر متوقع کامیابی عطا کی، تاکہ تم یونہی طرح ترسیس کو نہ بھاگو، بلکہ اپنے کام پر قائم رہو؟

اوہ! اپنی زندگی میں کتنی ہی بار—اگر تم سب کچھ پڑھ سکو—تو تمہیں ہر صفحے پر رک کر یہ لکھنا پڑے گا: "وہ ترس سے بھر گیا۔"

کتنی ہی بار جب کسی اور شفقت سے کچھ بن نہ پڑا، جب دوستوں کی ہمدردی بے اثر رہی، اُس نے ہم پر ترس کھایا اور فرمایا، "دلیر ہو جاؤ!" اور اپنی آواز کی تاثیر سے ہمارے خوف کو دور کیا اور ہماری جانوں کو شکر سے لبریز کر دیا۔ جب ہمیں بدنام کیا گیا، ہم پر بہتان باندھا گیا اور ہمیں داغ دار کہا گیا، ہم نے مسیح کی ہمدردی میں اپنی قیمتی ڈھارس پائی، یہاں تک کہ ہم وجد سے گاتے تھے—میں اُس بند کو نقل کیے بغیر رہ نہیں سکتا، اگرچہ میں نے باربا اُسے کہا

اگر تیری خاطر میرے چہرے پر
،شرمندگی اور رسوائی آئے
،تو میں رسوائی کو خوش آمدید کہوں گا
"چونکہ تُو مجھے یاد کرتا ہے۔"

آقا کی شفقت، اُس کے دشمنوں کی سب گالیوں کا بدل۔

اور مجھے یقین مانو، کسی غم زدہ اور ٹوٹے دل کے لیے اس سے میٹھا کچھ نہیں کہ یسوع ترس سے بھر گیا ہے۔

کیا تم میں سے کوئی غمگین اور تنہا ہے؟ کیا تم میں سے کسی کے ساتھ شدید ظلم ہوا؟ کیا تم نے اُن کی خوشنودی کھو دی جنہیں تم عزیز جانتے تھے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ اچھے لوگوں تک نے تم سے منہ موڑ لیا؟ اپنی روح کی تکلیف میں یہ نہ کہو، "میں گم ہو گیا ہوں،" اور ہمت نہ ہارو۔ وہ تم پر ترس کھاتا ہے۔

نہیں، اے بدکار عورت، اندھیری ندی اور سرد موج کی تلاش نہ کر—وہ ترس کھاتا ہے۔ وہ جو اوپر ستاروں کی روشن آنکھوں سے تمہیں دیکھتا ہے، وہی تمہارا دوست ہے۔ وہ اب بھی تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ اگرچہ تم پاک دامنی کی راہ سے بہت دور جا چکی ہو، اپنے آپ کو خالی ناامیدی میں نہ جھونک دو، کیونکہ وہ ترس کھاتا ہے۔

اور تُو، جو صحت میں ٹوٹ چکا اور دولت میں برباد ہوا، جس کے پاؤں میں جوتے بھی باقی نہیں رہے، خُدا کے گھر میں تُو خوش آمدید ہے، مقدسوں کی جماعت میں سب سے معزز مہمان کی مانند خوش آمدید۔ اپنے دل پر چھائی بھاری رنجش سے یہ نہ سوچ کہ اب تیرے نصیب پر تاریکی کی مہر لگ گئی اور تیرے لیے سب راستے بند ہو گئے۔ اگر تیرا گناہ تجھے مفلس بنا چکا ہے تو مسیح تجھے بہتر دولت سے مالا مال کر سکتا ہے۔ وہ ترس کھاتا ہے۔

آہ! تو کہے گا، "یہ مجھے زینے پر بھی نظر انداز کریں گے، راستہ چھوڑ کر نکل جائیں گے، اگر گلی میں دیکھیں گے تو بات" نہ کریں گے—حتیٰ کہ اُس کے شاگرد بھی نہیں۔" اگر ایسا ہو بھی، تو جان لے کہ شاگردوں سے بہتر، کہیں زیادہ نرم دل خود یسوع ہے۔ کیا یہاں کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ بیٹھنا بھی ایسا عار ہو کہ پاک دل اُس سے دور بھاگیں؟ وہ مقدس، بے

ضرر، بے داغ ہستی اُس کو بھی حقیر نہ جانے گی—کیونکہ یہ وہ مرد ہے جو گنہگاروں کو قبول کرتا ہے، محصول لینے والوں اور بدکاروں کا دوست ہے۔

وہ اُس وقت سب سے زیادہ خوش ہوتا ہے جب کسی پسماندہ، ذلیل اور دھتکارے ہوئے کو سنبھالتا اور بحال کرتا ہے۔ جو اپنی خطاؤں کو مانتے اور اُس کی رحمت ڈھونڈتے ہیں، اُن میں سے کسی کو بھی وہ حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اُس کے پیارے دل میں غرور کا شانہ نہیں، اُس کی شیریں زبان پر کبھی طنز کا لفظ نہیں، اُس کے مبارک ہونٹوں سے کبھی تلخی کی بات نہیں نکلتی۔ وہ اب بھی مجرموں کو قبول کرتا ہے۔

اب اُسی سے دعا کرو۔ اُسی دم خاموشی میں دعا کرو، "اے میرے نجات دہندہ، مجھ پر ترس کھا، مجھ پر شفقت فرما، کیونکہ اگر مصیبت ہی رحمت کی شرط ہے تو میں تیرے ترس کا پورا مستحق ہوں۔ اوہ! اپنی رحمت کی خاطر مجھے بچا!" آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سٹرجن
متی 27:38-28

آیات 27-28:

اور جب یسوع وہاں سے روانہ ہوا، دو اندھے اُس کے پیچھے ہو لیے، چلاتے اور کہتے تھے، "اے داؤد کے بیٹے، ہم پر رحم کر!" اور جب وہ اُس گھر میں آیا —شاید وہی کفرنحوم کا گھر جہاں وہ قیام کیا کرتا تھا

28:

تو وہ اندھے اُس کے پاس آ گئے۔ انہوں نے راہ بنا لی؛ وہ سننے جانے کے لیے آئے تھے۔ جیسا کہا جاتا ہے، بھوک پتھریلی دیواریں توڑ دیتی ہے، ویسا ہی ایک مشتاق دل اُسے ڈھونڈتا ہے جسے وہ چاہتا ہے۔

29-28:

"اور یسوع نے اُن سے کہا، "کیا تم ایمان رکھتے ہو کہ میں یہ کر سکتا ہوں؟" وہ بولے، "ہاں، اے خُداوند" تب اُس نے اُن کی آنکھوں کو چھوا، اور کہا، "تمہارے ایمان کے موافق تمہارے ساتھ ہو۔" یعنی، "اگر تم ایمان نہ رکھتے ہو تو تم نہ دیکھو گے؛ لیکن اگر تمہارے اندر ایمان ہو، دیکھو، تمہیں بینائی دی جائے گی۔"

32-30:

"اور اُن کی آنکھیں کھل گئیں؛ اور یسوع نے اُن کو سختی سے تاکید کی، "دیکھو، کوئی آدمی اسے نہ جانے۔ لیکن وہ جب باہر نکلے تو اُس کی شہرت اس تمام مُلک میں پھیلا دی۔ جب وہ باہر نکلے، دیکھو، لوگ ایک گونگے کو جو ایک بدروح سے گرفتار تھا، اُس کے پاس لائے۔

یہاں ہم نے مُردہ کو، خون بہنے والی کو، اندھوں کو، گونگے کو اور بدروح زدہ کو دیکھا۔

33:

"اور جب بدروح نکالی گئی، گونگا بولنے لگا؛ اور جماعتیں حیران ہو کر کہنے لگیں، "ایسا کام اسرائیل میں کبھی نہ دیکھا گیا نہیں، مگر یسوع عجائبات کرتا ہے۔ اُس کے فضل کا کام عام راستہ سے ہٹ کر، غیر معمولی طریقہ سے ہوتا ہے۔"

34:

"مگر فریسی کہنے لگے، "یہ بدروحوں کو بدروحوں کے سردار کے زور سے نکالتا ہے۔ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بدزبان شخص ملتا ہے جو کوئی کریہہ بات کہہ ڈالے۔ یہ پرواہ نہیں کہ خُدا کیسی برکت دے، ٹھٹھے اور اعتراض ختم نہیں ہوتے۔ لیکن شکر ہو کہ اس کی زیادہ پرواہ نہیں—ہمارے خُداوند کو کوئی ضرر نہ پہنچا، اور کام جاری رہا، باوجود فریسیوں کی زبان درازی کے۔"

35:

اور یسوع سب شہروں اور بستیوں میں پھرتا رہا، اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری سناتا اور لوگوں کی ہر بیماری اور ہر کمزوری کو شفا دیتا رہا۔

بہی فریسیوں کے لیے جواب تھا۔
مسیحی سرگرمی، خُدا کے کام کے لیے جوش، ہر قسم کے معترضین کے لیے بہترین جواب ہے۔
اپنے کام پر جمے رہ، اے میرے بھائی، اور وہ جو آج تجھ پر نکتہ چینی کرتے ہیں، ایک دن تجھے عزت دیں گے۔

37-36:

لیکن جب اُس نے لوگوں کی بھیڑ دیکھی، تو اُس کو اُن پر ترس آیا، کیونکہ وہ تھک کر بکھرے پڑے تھے، جیسے بھیڑیں جن کا کوئی چرواہا نہیں۔

"تب اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، "فصل تو بہت ہے، مگر مزدور تھوڑے ہیں۔
ہم سب کسی قدر سست ہیں، لیکن کہاں ہیں وہ مزدور؟
کہاں ہیں وہ جو تیز درانتی سے گندم کاٹیں، اور پھرتیلا ہاتھ باندھے، اور مضبوط کندھے اُٹھائے؟
افسوس! اس بڑے شہر میں بھی، فصل تو سچ مچ بہت ہے، مگر مزدور کم ہیں۔"

38:

پس فصل کے خُداوند سے دعا کرو کہ وہ اپنے مزدور اپنی فصل میں بھیجے۔